Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۷ جولائی۔ (بذریعہ ڈاک) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

— لاہور ۸ جولائی۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کا ٹمپریچر آج ۹۹ ہے۔ گردل میں گھبراہٹ ہے اور سانس کی بھی ہلکی ہلکی تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

— لاہور ۸ جولائی۔ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کی بچی امۃ المجیب بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ آج ٹمپریچر ۱۰۴ درجہ ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

— ربوہ حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب ہفتہ عشرہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ کھانسی کی بھی تکلیف ہے۔ احباب التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

اگر چوہدری محمد ظفر اللہ خان "کافر" ہیں تو ہمیں ان جیسے اور بڑے بڑے "کافروں" کی ضرورت ہے (المصری)

آپ کی عزت عوام کے دلوں میں گھر کر چکی ہے اور مسلمانانِ عالم کے قلوب آپ کے لئے احسان مندی کے جذبات سے لبریز ہیں (عزام پاشا)

میں دنیائے اسلام کی اس عظیم شخصیت کا بے حد ممنون ہوں کیونکہ اس نے میرے ملک کی بہت خدمت سر انجام دی ہے (احمد حشابہ پاشا)

نامور مصری قائدین اور پریس کی طرف سے متحدہ طور پر مفتی مصر کے "احمقانہ فعل" کی پر زور مذمت

مفتی مصر شیخ حسنین محمد مخلوف نے آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے متعلق جب سے کفر" کا فتوےٰ دیا ہے۔ اس وقت سے تمام مصر میں اس کے خلاف ایک شور برپا ہے۔ اور ہر طرف سے اس کے اس "احمقانہ فعل" پر لعنت ملامت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ روزنامہ "ڈان" کراچی کے نامہ نگار خصوصی مقیم قاہرہ نے مصر کے نامور مدبرین کے بیانات اور با اثر اخبارات کے تبصروں پر مشتمل جو مراسلہ اپنے اخبار کو بھیجا ہے، ۶ جولائی ۱۹۵۲ء کے "ڈان" سے اس کا ترجمہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اس مراسلہ میں مدبرین میں سے عبد الرحمن عزام پاشا سیکرٹری جنرل عرب لیگ، احمد حشابہ پاشا اور جامعہ ازہر کے ڈائرکٹر کے بیانات شامل ہیں نیز اخبارات میں الزمان۔ المصری اور الندا٫ کے تبصروں کو جگہ دی گئی ہے۔ "ڈان" کا نامہ نگار اپنے مراسلہ میں رقمطراز ہے :-

۲۲ جون کے "الاخبار الجدیدہ" میں مفتی کی طرف سے ایک نام نہاد فتوےٰ شائع ہوا۔ جس میں اس نے "قادیانی" فرقے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ پر بھی نامناسب حملے کئے۔ اس فتوے کی اشاعت پر مفتی کے خلاف اس قدر غیظ و غضب کا اظہار کیا گیا۔ کہ اسے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اپنے سابقہ فتوے کی وضاحت کرنی پڑی اور اس نے یہ کہہ کر پیچھا چھڑانا چاہا کہ "میرا بیان سیاسی نوعیت کا نہیں تھا۔"

عزام پاشا

اسی روز عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبد الرحمن عزام پاشا نے بھی مفتی کے رویہ پر شدید نکتہ چینی کی۔ آپ نے "الاخبار الجدیدہ" میں (جس میں نام نہاد فتوےٰ شائع ہوا تھا) ایک بیان شائع کرایا اس میں آپ نے فرمایا :-

"مجھے سخت حیرت ہوئی ہے کہ آپ نے "قادیانیوں" یا چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق مفتی کی رائے کو ایک موثر مذہبی فتوےٰ خیال کیا ہے۔ اگر یہ اصول مان لیا جائے تو پھر بنی نوع انسان کے عقائد ان کی عزت و وقار اور ان کا سارا مستقبل محض چند علماء کے خیالات و آرا کے رحم و کرم پر رہے گا۔

فتوےٰ کسی مخصوص اور غیر مبہم واقعہ کے متعلق ہونا چاہیئے اور پھر ایسی صورت میں بھی اس کی حقیقت محض ایک رائے سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہر شخص کے لئے اس کا تسلیم کرنا واجب اور لازمی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اسلام نے علماء کے ذریعہ کسی کلیسائی نظام کی بنیاد نہیں ڈالی اور انہیں ایسے اختیارات تفویض نہیں کئے کہ وہ دوسروں کو خارج از اسلام قرار دیتے پھریں۔

ہر وہ شخص جو کہتا ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اور وہ کعبہ کو اپنا قبلہ تسلیم کرتا ہے۔ وہ یقیناً مسلمان ہے اور اس کا اسلام کسی ظاہری تصدیق کا محتاج نہیں۔ یہ امر مسلمانوں کے مفاد کے سراسر خلاف ہے کہ کسی ایک فرقہ کو بے دین قرار دیا جائے۔ اسلام کے بڑے بڑے اصولوں میں سے ایک اصول یہ بھی ہے۔ کہ دوسروں کے ایمان میں شبہ سے پرہیز کرو۔

"ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ظفر اللہ خان اپنے قول اور اپنے کردار کی رو سے مسلمان ہیں۔ روئے زمین کے تمام حصوں میں اسلام کی مدافعت کرنے میں آپ کامیاب رہے اور اسلام کی مدافعت میں جو موقف بھی اختیار کیا گیا۔ اس کی کامیاب حمایت ہمیشہ آپ کا طرۂ امتیاز رہا۔ اسی لئے آپ کی عزت عوام کے دلوں میں گھر کر گئی۔ اور مسلمانانِ عالم کے قلوب آپ کے لئے احسان مندی کے جذبات سے لبریز ہو گئے۔ آپ ان اہل ترین قائدین میں سے ہیں جنہیں عوامی اور ملی مسائل کو خوش اسلوبی سے طے کرنے کا ملکہ حاصل ہے۔"

"الزمان"

۲۵ جون کے الشروع میں قاہرہ کے با اثر اخبار "الزمان" نے الازہر یونیورسٹی کے ڈائرکٹر احمد حشابہ پاشا کی طرف سے مفتی مصر کی شدید مذمت کی۔ اخبار مذکور کے نامہ نگار خصوصی نے جو مصر کی وزارت خارجہ کے دفتر سے متعلق ہے اس ضمن میں "ذمہ دار حلقوں" کے حوالہ سے لکھا۔

"مفتی مصر شیخ حسنین مخلوف نے وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے متعلق جو فتوےٰ دیا ہے اور جس میں

(باقی دیکھیں صہ پر)

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی - اے - ایل - ایل - بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل —— لاہور
مورخہ ۹ جولائی ۱۹۵۲ء

علامہ اقبال کا مقالہ

روزنامہ "آفاق" میں دو تین دن یہ اعلان نہایت نمایاں چوکھٹے میں شائع ہوتا رہا ہے۔ کہ

سب سے پہلے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ حکیم الامت علامہ اقبال نے پیش کیا تھا۔ منگل کی صبح کو خاص مضمون کا مطالعہ فرمائیں۔

ہمارا خیال تھا۔ کہ ادارہ "آفاق" علامہ اقبال کے مشہور و بدنام مقالہ کی تائید میں دلائل پر مبنی مضمون شائع ہوگا۔ مگر ہمیں تعجب ہوا کہ احراریوں کی تقلید میں محض مقالہ شائع کر کے علامہ اقبال کی شخصیت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر عوام کو جو علامہ اقبال سے عقیدت رکھتے ہیں۔ گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

شروع میں ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ علامہ اقبال کے نام سے منسوب یہ مقالہ اس وقت بھی جب احمدیوں کی مسلم لیگ میں شمولیت کا جھگڑا بعض متعصب نما لوگوں نے اٹھا رکھا تھا۔ مرحوم قائد اعظم کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ جیسا کہ ....

کے خط سے جو انگریزی ہفت روزہ سٹار کی حالیہ اشاعت کے پہلے صفحہ پر شائع ہوا ہے ثابت ہوتا ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی کہ قائد اعظم مرحوم نے یہ مقالہ پڑھ لیا تھا۔ احمدی مسلم لیگ میں شامل کر لئے گئے۔ اور باوجود اس کے کہ قائد اعظم مرحوم نے اس وقت یہی حوالہ دیا تھا۔ کہ مسلم لیگ کے قواعد کی دفعہ ۴ کی یہ شرائط ہیں۔ کہ مسلم لیگ کا رکن ہر مسلمان ہو سکتا ہے۔ اور اس کی عمر ۱۸ سال سے کم نہ ہو۔

"اگر احمدی مسلم لیگ میں شامل ہوتے رہے ہیں۔ اور اب تک شامل ہیں۔ تو ثابت ہوا۔ کہ نہ صرف قائد اعظم کے نزدیک بلکہ تمام مسلم لیگیوں کے نزدیک احمدی مسلم لیگ کے قواعد کی دفعہ ۴ کے مطابق مسلمان ہیں۔ اور یہ کہ قائد اعظم نے ہی نہیں بلکہ تمام مسلم لیگی زعماء نے علامہ اقبال کے اس مقالہ کی کوئی پروا نہیں کی۔ اور اس کو مسلم قوم کے متحدہ محاذ کے سخت منافی سمجھا۔ اس طرح جب مسلم لیگ کے ارکان و زعماء چھوٹے سے چھوٹے سے لے کر قائد اعظم تک یہ فیصلہ دے چکے ہوئے ہیں کہ

علامہ اقبال کے نام سے شائع ہونے والا یہ مقالہ مسلمانوں کے اتحاد میں رخنہ اندازی کرنے والا ہے

تو اب سو فی صدی مسلم لیگی اخبارات کو کیا زیب دیتا ہے۔ کہ وہ 17/18 سال کے بعد پھر سے اسے شائع کر کے احراریوں کی شورش پسندی کو تقویت پہنچائیں؟

قائد اعظم کا عمل
خان لیاقت علی خاں کا عمل
تمام بڑے بڑے مسلم لیگی زعماء کا عمل
الغرض تمام مسلم قوم کا عمل

جب اس مقالہ کو جسے خواہ وہ علامہ اقبال ہی نے لکھا ہو۔ یا جیسا کہ ہمارا قیاس اغلب ہے چودھری خان بہادر محمد حسین صاحب بھاڑنگی مرحوم نے جو انگریزی حکومت کی پریس برانچ کے ڈائرکٹر رہ چکے ہیں لکھا ہو۔

غلط ثابت کر چکا ہے۔ اور اس پر خطِ تنسیخ پھیر چکا ہے۔ تو خواہ اس مقالہ میں کچھ بھی لکھا ہو۔ اب اس کو پیش کرنا محض اقبال کا نام بیچنے کے مترادف ہے۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ یہ مقالہ ہرگز علامہ اقبال جیسے فلسفی مفکر اسلام کی تصنیف نہیں ہو سکتی۔ یہ ایک بہت ادنیٰ تر دماغ کا کارنامہ معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ ہم مقالہ کی اندرونی شہادت سے ثابت کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں (نعوذ باللہ من ذالک) اللہ تعالیٰ۔ قرآن پاک۔ مخبر صادق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابہ کرام رضی۔ ائمہ اسلام۔ علمائے حق۔ جمہور اہل اسلام اور خود اسلام کی توہین ہے۔

دوستو۔ اس مقالہ کو احراریوں کی تقلید میں صرف نقل کر دینا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطالعہ بھی کیجئے۔ اور اس کے حرف حرف پر غور کیجئے۔ پھر آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ

اس زمانہ میں نخلِ اسلام کی جڑ پر جو سب سے بڑی اور تیز کلہاڑی رکھی گئی ہے۔ وہ یہ مقالہ ہے۔

آئیے زیادہ نہیں تو اس مقالہ کی صرف ایک مندرجہ ذیل عبارت پر ہی غور فرمائیے۔ اور پھر سوچیئے۔ کہ اس سے وہ توہین کے نتائج پیدا ہوتے ہیں یا نہیں۔ جو ہم نے اوپر گنوائے ہیں۔ علامہ اقبال یا جس کسی نے بھی یہ مقالہ لکھا ہے۔ کہتا ہے۔ (روزنامہ آفاق ہی کا ترجمہ لیا گیا ہے۔ راقم)

ان مذاہب (مجوسی۔ دین زرتشت وغیرہ) و ادیان کا وجود تسلسل نبوت کے بغیر قائم نہ ہو سکتا تھا۔ ایسی قومیں ہمیشہ کسی نئے نبی کی منتظر رہتی تھیں۔ ....

مسیح موعود کی اصطلاح بجائے خود اسلامی معتقدات کی ترجمان نہیں۔ یہ ایک دوغلہ شجرہ نسب رکھنے والی اصطلاح ہے۔ جس کے تصور کی ابتدا قبل اسلام کے مجوسی نظریات سے ہوتی ہے۔ "مسیح موعود" کا لفظ ہمیں ابتدائے اسلام کے دینی اور تاریخی لٹریچر میں نہیں ملتا۔

"مسیح موعود" کے معنی ہیں وہ مسیح جس کے آنے کا وعدہ کیا گیا ہو۔ مقالہ کی اس عبارت سے جو ہم نے اوپر نقل کی ہے۔ صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس مقالہ کا لکھنے والا ایسے مسیح کی آمد کا جس کے آنے کا وعدہ دیا گیا ہو۔ قائل نہیں ہے۔ وہ کسی آنے والے مسیح کے انتظار میں رہنے کو مجوسی تصور خیال کرتا ہے۔

اب یہاں ایک واقعہ سن لیجئے۔ جب یہ مقالہ شائع ہوا۔ تو مولویوں کا ایک وفد مولانا محمد حنیف صاحب ندوی کی قیادت میں جو اس وقت مسجد مبارک لاہور کے امام تھے۔ اور اب الاعتصام گوجرانوالہ کے ایڈیٹر ہیں۔ علامہ اقبال کی کوٹھی پر گیا۔ اور ان سے گلہ کیا۔ کہ آپ نے مسیح کی آمد ثانی کا انکار کر کے عامۃ المسلمین کے جذبات کو ٹھیس لگائی ہے۔ تو اس پر علامہ اقبال نے انہیں اپنے دستخط سے لکھ کر دے دیا۔ کہ

"میرے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر زندہ موجود ہونا عقلاً محال نہیں .... میں نے اپنے کسی مضمون میں حضرت مسیح کی آمد ثانی کے متعلق موافق یا مخالف خیال کا اظہار نہیں کیا۔ نہ کہیں یہ لکھا ہے۔ کہ یہ عقیدہ اپنی اصلیت میں مجوسی ہے۔"

محمد اقبال لاہور ۵ جولائی ۱۹۳۶ء

(اشتہار جماعت المسلمین چوہٹہ مفتی باقر لاہور)

کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا ہے۔ کہ یہ مقالہ ہرگز علامہ اقبال کا لکھا ہوا نہیں ہے۔ اگر ان کا لکھا ہوا ہوتا۔ تو وہ اس طرح کی تحریر کیوں دیتے۔ کیا علامہ اقبال بھی کوئی مولوی ظفر علی خاں یا ان کے فرزند ارجمند مولوی اختر علی خاں تھے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر معذرت کی پناہ لے لینے کے عادی ہو گئے تھے؟

اب آئیے یہ دیکھیں کہ مقالہ کی مندرجہ بالا عبارت کس طرح اسلام کی جڑ پر (نعوذ باللہ) کلہاڑی رکھتی ہے۔ جس شخص نے بھی قرآن کریم کا مطالعہ کیا ہے۔ اس کو معلوم ہے۔ کہ اسلام کی بنیاد ہی "تسلسلِ نبوت" پر ہے۔

یٰبنی اٰدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیٰتی فمن اتقی و اصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ (الاعراف ع ۴)

ترجمہ اے بنی آدم اگر آئیں تمہارے پاس رسول تم میں سے جو بیان کرتے ہوں تم پر میری آیات پس جس نے تقویٰ کیا۔ اور اصلاح کی۔ تو ان پر نہ خوف ہوگا۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ولقد ارسلنا نوحًا و ابراھیم وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتاب فمنھم مھتد وکثیر منھم فاسقون۔ ثم قفینا علیٰ اٰثارھم برسلنا وقفینا بعیسی ابن مریم واٰتینٰہ الانجیل وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافۃ ورحمۃ (الحدید ع ۴)

ترجمہ اور یقیناً ہم نے بھیجا نوحؑ کو اور ابراہیمؑ کو اور رکھی ہم نے ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب پس بعض ان میں سے راہ پانے والے ہیں۔ اور بہت ان میں سے فاسق ہیں۔ پھر پیچھے لائے ہم ان کے قدموں پر اپنے رسول اور پیچھے لائے ہم عیسیٰ بن مریمؑ کو

(باقی دیکھو صفحہ ۵ پر)

ہزاروں حق پرستوں کا خون فقہا کے فتووں کا دامنگیر ہے

"اسلام کے اس تیرہ سو برس کے عرصہ میں فقہاء کا قلم ہمیشہ تیغ بے نیام رہا ہے۔ اور ہزاروں حق پرستوں کا خون ان کے فتووں کا دامنگیر ہے۔ اسلام کی تاریخ کو خواہ کہیں سے پڑھو۔ سینکڑوں مثالیں ملتی ہیں۔ کہ جب بادشاہ خونریزی پر آتا تھا۔ تو دار الافتاء کا قلم اور سپہ سالار کی تیغ دونوں یکساں طور پر کام دیتے تھے صوفیاء اور ارباب وطن پر منحصر نہیں۔ علماء شریعت میں سے بھی جو نکتہ بین اور اسرار حقیقت کے قریب ہوئے۔ فقہاء کے ہاتھوں انہیں مصیبتیں اٹھانی پڑیں۔ اور بالآخر سر دے کر نجات پائی۔ سرمد بھی اسی تیغ کا شہید ہے

چوں می رود نظیری بہ خونیں کفن بحشر
خلقے فغاں کنند کہ ایں داد خواہِ کیست"

(ابوالکلام۔ بحوالہ مضامین الہلال صفحہ ۲۲۵-۲۲۶)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند تازہ رؤیا و کشوف

فرمودہ ۱۹ جون ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب فاضل)

(۱)

فرمایا:- سندھ جانے سے پہلے میں نے رؤیا میں دیکھا کہ:

"میری ایک ڈاڑھ گر گئی ہے مگر وہ میرے ہاتھ میں ہے اور میں اسے دیکھ کر تعجب کرتا ہوں کہ وہ اتنی بڑی جسامت کی ہے کہ دو بڑی ڈاڑھوں کے برابر معلوم ہوتی ہے۔ میں خواب میں بہت حیران ہوتا ہوں کہ اتنی بڑی ڈاڑھ ہے اسے دیکھتے دیکھتے میری آنکھ کھل گئی"۔

چونکہ ڈاڑھ کے گرنے کی تعبیر کسی بزرگ کی وفات ہوتی ہے اور چونکہ منذر خواب کا بیان کرنا منع آیا ہے میں نے یہ رؤیا بیان نہیں کی لیکن جب سندھ کے سفر میں حضرت ام المومنینؓ کی بیماری کی خبریں آنی شروع ہوئیں تو اس رؤیا کی وجہ سے مجھے زیادہ تشویش ہوئی اور گو ابتداءً ان کی بیماری کی خبریں ایسی تشویشناک نہیں تھیں لیکن اس رؤیا کی وجہ سے چونکہ مجھے تشویش تھی میں نے انتظام کیا کہ روزانہ ان کی بیماری کے متعلق نظارت علیا کی طرف سے بھی اور میرے گھر کی طرف سے بھی الگ الگ تاریں پہنچ جایا کریں۔ چنانچہ آخر میں یہی بات ثابت ہوئی کہ وہ مرض جسے پہلے معمولی ملیریا سمجھا گیا تھا آخر ان کے لئے مہلک ثابت ہوا۔

خواب میں جو ڈاڑھ کو دو ڈاڑھوں کے برابر دکھایا گیا ہے اس سے اس طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ام المومنینؓ ہمارے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی قائم مقام تھیں اور اپنی بھی قائم مقام تھیں اور گو بظاہر وہ ایک نظر آتی تھیں لیکن درحقیقت ان کا وجود دوہرا قائمقام تھا۔ اللہ تعالیٰ اس خلا کو جو پیدا ہو گیا ہے اسے اپنی رحمت اور فضل سے پر کرے۔

(۲)

انہی ایام میں یا سندھ کے دنوں میں میں نے رؤیا دیکھا کہ:

"میں ہندوستان گیا ہوں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی جماعتوں نے ہندوستان کی حکومت سے مل کر کوئی انتظام کیا ہوا ہے کہ مجھے چند دن کے لئے آنے کی اجازت دیں۔ جہاں میں گیا ہوں وہ قادیان نہیں ہے بلکہ وسط ہند کی کوئی جگہ ہے۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ اگر ان لوگوں نے میرے آنے کی اجازت لینی ہی تھی تو قادیان میں لینے۔ میرے پوچھنے پر مجھے بتایا گیا کہ اس انتظام کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ مرکزی جگہ ہے۔ ہندوستان کی مختلف جماعتوں کے لوگ یہاں آ کر مل سکیں گے۔ اس بات کو سن کر مجھے خاص خوشی ہوئی اور فوراً خیال آیا کہ برادرم سیٹھ عبداللہ بھائی کو ملے ہوئے مدت ہوئی وہ یہاں آ کر ملاقات کر سکیں گے۔ دوسری بات انہوں نے یہ بتائی کہ اس ضلع کا یا اس شہر کا افسر کوئی احمدی ہے یعنی ڈپٹی کمشنر یا سٹی مجسٹریٹ یا پولیس کا افسر یعنی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ یا سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ پس شہر یا ضلع کے افسر کے احمدی ہونے کی وجہ سے انتظام میں زیادہ سہولت رہے گی۔ جس جگہ پر ہمیں ٹھہرایا گیا ہے وہ بہت بڑی عمارت معلوم ہوتی ہے۔ بہت بڑے بڑے ہال ہیں۔ چنانچہ میں ایک چھت پر ہوں اور اردگرد بہت سے دوست ہیں۔ چھت ایک وسیع میدان کی طرح نظر آ رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہزاروں آدمیوں کے ٹھہرانے کے خیال سے وہ مکان لیا گیا ہے۔ وہ احمدی افسر جو اس جگہ پر ہیں وہ بھی مجھے نظر آئے اور میں نے ان سے باتیں کیں۔ قد ان کا چھوٹا ہے جسم موٹا تو نہیں لیکن گدرا ہے۔ مگر ان کے سر پر پگڑ کا ہندوانہ طرز کی ہے جیسے مرہٹوں یا مارواڑیوں کی ہوتی ہے۔ میں اس وقت دل میں تکلیف محسوس کرتا ہوں کہ یہاں مسلمانوں کو تکلیفوں سے بچنے کے لئے اپنے لباس کبھی بدلنے پڑتے ہیں۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی"۔

یہ رؤیا غالباً سندھ سے واپس آنے کے بعد دیکھی تھی بلکہ شاید رمضان کے شروع کی یا اس کے قریب کی رؤیا ہے۔

(۳)

میں نے دیکھا کہ ہم قادیان میں صرف چند گھنٹوں کے لئے گئے ہیں پھر ہم نے واپس آنا ہے۔ میں گھر سے باہر دوستوں سے ملاقات کر کے جلدی سے اندر آیا ہوں تاکہ ہم روانہ ہو جائیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قادیان میں ریل نہیں بلکہ وہی پرانا زمانہ ہے جب بٹالہ سے ریل پر سوار ہونا پڑتا تھا۔ میں جب اس مکان کے پاس پہنچا جس کو گول کمرہ کہتے ہیں۔ اور جو موجودہ دفتر سے پہلے میرا دفتر ہوا کرتا تھا۔ تو میں نے دیکھا کہ وہاں کمرے کے پاس کی کوٹھڑی میں چھوٹی چھوٹی چوکیاں لگی ہوئی ہیں۔ اور ان پر چائے کا سامان کیک اور پیسٹریاں وغیرہ پر تکلف سامان پڑا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ یہاں ہمارے گھر کے لوگوں کو ناشتہ کروایا گیا ہے۔ مگر میں نے وہاں آدمی کوئی نہیں دیکھا۔ کھانے کی چیزیں بہت سی پڑی ہیں۔ لیکن پیالیاں وغیرہ مستعمل معلوم ہوتی ہیں۔ جیسا کہ لوگ ناشتہ کر چکے ہیں۔ میں فوراً اس کمرہ سے نکل کر مسجد مبارک کی سیڑھیوں پر چڑھ کر گھر میں گیا ہوں۔ وہاں جا کر میں نے سب لوگوں سے کہا کہ دیر ہو گئی ہے۔ دیکھو کہ تین بجے کہ اتنے بج گئے ہیں۔ بٹالہ میں ہم نے جا کر گاڑی پر سوار ہونا ہے اور تم لوگ دیر کر رہے ہو۔ اس پر انہوں نے تیاری شروع کی۔ میں نے ان سے پوچھا۔ کہ کیا جانے کے لئے سواریوں کا بھی انتظام ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ کچھ رتھیں ہم نے تیار کی ہیں۔ میں نے کہا۔ کہ رتھ تو تین سے پانچ گھنٹے تک پہنچتی ہے۔ اس سواری پر تو رات ہو جائیگی۔ مگر انہوں نے کہا۔ کہ یہی رتھیں ہماری پرانی موجود تھیں۔ انہیں میں ہم نے انتظام کیا ہے۔ گویا خواب میں میں سمجھتا ہوں۔ کہ جب ہم قادیان میں ہوتے تھے۔ تو ہماری بہت سی رتھیں ہوتی تھیں۔ گو ظاہر میں ایسا نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت ایک رتھ ہمارے گھر میں تھی۔ بعد میں وہ بھی فروخت کر دی گئی تھی

(۴)

۲۲/۲۳- اپریل کی درمیانی شب کو میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا ہال ہے۔ اس میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی چارپائی ہے۔ ہال کے درمیان میں یعنی اس کی دیواروں سے ہٹ کر چارپائی رکھی ہوئی ہے۔ پائنتی کی طرف میاں بشیر احمد صاحب بیٹھے ہیں۔ اور سامنے فرش پر کچھ اور عورتیں بیٹھی ہیں۔ میں کمرے میں داخل ہوا۔ تو میں نے دیکھا کہ ان کی طبیعت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ بیماری نہیں صرف ضعف ہے۔ اس لئے وہ لیٹی ہوئی ہیں۔ اور اوپر کمبل اوڑھا ہوا ہے۔ میں جب داخل ہوا تو کسی شخص نے جو نظر نہیں آتا۔ کہ وہ کون ہے یا کوئی فرشتہ یا روح ہے۔ آپ کو مخاطب کر کے اور میری طرف اشارہ کر کے یہ الفاظ کہے کہ

"آپ کو ایک ایسا بیٹا ملا ہے جو روحانی آسمان پر ستارہ بن کر ایسا چمک رہا ہے۔ کہ کوئی ایسا کیا چمکے گا"۔

اسکے بعد حضرت ام المومنینؓ میری طرف مخاطب ہوئیں اور کہا بس۔ بس کے لفظ کے آگے انہوں نے کچھ نہیں کہا۔ لیکن اس وقت میں یہ سمجھتا ہوں کہ بس کا لفظ دو طرح استعمال ہوتا ہے۔ ایک بات کے خاتمہ پر اور ایک بات کے ابتداء میں۔ تو وہ بس جو انہوں نے استعمال کیا ہے۔ وہ بات کے خاتمہ کا نہیں۔ جیسے بات کرتے ہوئے کہتے ہیں بس بلکہ یہ بس وہ ہے۔ جو ابتداء میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں "بس بات تو یہ ہے کہ" اس بس کے معنی خلاصۂ کلام کے ہوتے ہیں۔ خاتمۂ کلام کے نہیں ہوتے۔ تو میں ذہن میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ بس خلاصۂ کلام کے معنوں میں ہے۔ خاتمۂ کلام کے معنوں میں نہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

آجکل احرار وغیرہ چونکہ شور مچاتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس رؤیا کو بھی کوئی

غلط رنگ دے کر

دوسرے لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ اس لئے میں ایسے بے دینوں کے لئے نہیں کیونکہ ان کے اندر سے حیا اور شرم بالکل جاتی رہی ہے۔ بلکہ صرف شریف لوگوں کے لئے کہتا ہوں۔ کہ یہ جو الفاظ ہیں کہ کوئی ایسا کیا چمکے گا۔ اس میں ستاروں کی طرف اشارہ ہے۔ کوئی خبیث الفطرت آدمی اس کو محمد رسول اللہ کی طرف منسوب کر کے اس کے غلط معنے نہ لے لے۔

محمد رسول اللہ کا نام

قرآن کریم میں سورج آتا ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع آگے ستارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس رؤیا میں

یہ خبر دی ہے کہ اس زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں سے جو نور اور روشنی مجھے ملی ہے وہ کسی اور کو نہیں ملی اور یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے اگر کوئی شخص مدعی ہے تو وہ آگے آئے اور بتلائے کہ اس کو اسلام کی خدمت اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے کیا توفیق ملی اور اس کے ذریعہ سے کتنے آدمی اسلام میں داخل ہوئے۔ اگر کوئی اسباب کو ثابت کر دے تو بیشک اس کا دعویٰ سچا ہو گا۔ ورنہ اس کو ماننا پڑے گا کہ اس زمانہ میں اسلام کی اشاعت اور اس کی خدمت کے لئے خدا تعالےٰ نے میرے ہی وجود کو مخصوص کیا ہوا ہے۔ اور میرے مقابلہ میں کوئی ٹھہر نہیں سکتا وذالك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

(۵)

میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی عمارت ہے۔ جو سرائے کی طرز سے ملتی ہے۔ یعنی بیچ میں بہت بڑا صحن ہے اور چاروں طرف عمارت ہے وہ اتنی بڑی عمارت ہے کہ ایک طرف تو الگ رہا بیچ میں کھڑا ہوا آدمی بھی چاروں طرف عمارت کے پاس کھڑے ہوئے آدمیوں کو اچھی طرح پہچان نہیں سکتا۔ میں اس عمارت میں داخل ہو کر ایک گوشے کی طرف بڑھنا شروع ہوا ہوں۔ گویا سمجھتا ہوں کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا یہاں رہتی ہیں۔ اس گوشے کے دونوں طرف کمرے ہیں جو باورچیخانہ کے کمرے معلوم ہوتے ہیں اور بڑے بڑے دیگچے کھانا پکانے کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ جیسے سینکڑوں ہزاروں آدمیوں کی دعوت ہوتی ہے۔ اور بہت سی عورتیں جن کو میں پہچانتا نہیں عمدہ لباس پہنے ہوئے کھانا پکانے میں لگی ہوئی ہیں اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا ایسی عمر میں جو تیئیس چوبیس سال کی معلوم ہوتی ہے۔ ان کی نگرانی کر رہی ہیں۔ جسم جیسے جوانی میں ہوتا ہے مضبوط ہے۔ لیکن نہ دبلا نہ موٹا۔ ہاتھ میں انہوں نے ایک بڑی سی لمبی کفگیر پکڑی ہوئی ہے۔ جس سے وہ مختلف عورتوں کے پکے ہوئے کھانوں کو دیکھتی ہیں کہ وہ ٹھیک پک گئے ہیں یا نہیں۔ مجھے دیکھ کر وہ کمرے سے باہر آئیں ہاتھ میں کفگیر پکڑی ہوئی ہے مجھے دیکھ کر مسکرائیں اور میری طرف دیکھتی رہیں۔ لیکن نہ مجھے آگے بڑھنے کی جرأت ہوئی اور نہ وہ آگے آئیں اتنے میں آنکھ کھل گئی۔

اس رؤیا میں غالباً آپ کے اخروی مدارج کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہاں اللہ تعالےٰ نے ان کو بڑے خاندان کی پرورش اور نگرانی کا ذمہ وار بنایا ہے۔

(۶)

یہ رؤیا قریباً دو اڑھائی مہینے کی ہے۔

میں نے دیکھا کہ ہم ایک میدان میں ہیں اور وہاں سے نکل کر کسی اور طرف جانا چاہتے ہیں۔ تھوڑی دور چل کر ایک ایسی جگہ پر پہنچے ہیں۔ جہاں ایک فصیل سی بنی ہوئی ہے۔ لیکن وہ فصیل ساری کی ساری بند نہیں بلکہ دو طرف دیواریں ہیں اور بیچ میں خلاء ہے اور تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر اس خلاء میں بھی ایک دیوار لکڑی کی یا اینٹ کی آ جاتی ہے یوں شکل سمجھ لیجئے جیسا کہ بغیر چھت والی لیکن اونچی دیوار والی مال گاڑیاں ہوتی ہیں۔ چوہدری ظفر اللہ خانصاحب آگے آگے ہیں اور میں اور کچھ دوست ان کے پیچھے ہیں گویا وہ ہمیں رستہ دکھاتے جا رہے ہیں۔ وہ اس عمارت میں گھس گئے ہیں اور گویا اس کو وہ منزل مقصود کا رستہ سمجھتے ہیں۔ گڑھوں میں اترنا پھر اگلی دیوار کو پھاندنا یہ عجیب مشکل سا کام معلوم ہوتا ہے۔ مگر تھوڑی دور چل کر جب ڈبے گہرے ہوتے چلے گئے۔ اور بعض جگہ پر یوں معلوم ہوا جیسے اس جگہ پر پانی بھی ہے اور پیر رکھتے ہیں تو پاؤں نیچے دھنس جاتا ہے تو گھبراہٹ پیدا ہونی شروع ہوئی۔ چنانچہ ایک ڈبہ میں تو پہنچ کر معلوم ہوا کہ اس میں پانی ہی پانی بھرا ہوا ہے اور اوپر جو گھاس تھا وہ ہلکا سا تھا اس پر پیر رکھتے ہی وہ نیچے دب گیا اور میں پانی میں جا پڑا اس پر میں نے چوہدری صاحب سے کہا کہ چوہدری صاحب آپ کہاں ہم کو لے آئے ہیں یہ تو کوئی رستہ نہیں معلوم ہوتا۔ چوہدری صاحب ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے اگلے ڈبہ میں ہیں وہ میری طرف دیکھ کے کہتے ہیں کہ رستہ تو بالکل ٹھیک ہے۔ دیکھ لیجئے۔ میں آرام سے کھڑا ہوں۔ اسوقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ چوہدری صاحب کے نیچے نہ پانی ہے اور نہ گڑھا ہے۔ بلکہ جیسے کوئی سطح ہموار اونچی بنی ہوئی ہے۔ اس پر وہ کھڑے ہوئے ہیں۔ جس ڈبہ میں میں ہوں وہاں کیچڑ بھی ہے پانی بھی ہے اور کوئی چلنے بلکہ کھڑے ہونے کی جگہ بھی نظر نہیں آتی۔ میں کود کر آگے ہوا اور اس دیوار کو پکڑ لیا جو میرے ڈبہ اور چوہدری صاحب والے ڈبہ کے درمیان میں ہے۔ اس وقت وہ دیوار لکڑی کی معلوم ہوئی جیسے گویا ریل ہی کا ڈبہ ہوتا ہے۔ میں نے اپنے پاؤں سے ٹٹولا۔ تو اس میں کوئی ایک دو انچ کی بڑھی ہوئی لکڑی درمیان میں نظر آئی۔ اس پر میں نے اپنے گھٹنے ٹیک لئے۔ لیکن مجھے شرم محسوس ہوئی کہ میں چوہدری صاحب کی بات کو رد کروں کہ رستہ خراب ہے اور میں نے کہا چلو اسی طرح سہارا لے چلیں گے۔ اللہ تعالےٰ کوئی صورت نکال دے گا۔ جب میں اس دیوار کو پکڑ کے اور اس کے نیچے بڑھی ہوئی ایک لکڑی کے اوپر گھٹنوں کا سہارا لے کر لٹک گیا ہوں تو یکدم اللہ تعالےٰ نے کچھ ایسا تغیر پیدا کیا کہ وہ فصیل ریل کی شکل اختیار کر گئی اندر جو پانی اور کیچڑ بھرا ہوا تھا وہ سب غائب ہو گیا اور وہ چلنے لگ گئی۔ گویا بجائے اس کے کہ ہم چلتے وہ ڈبے چلنے لگ گئے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد یوں معلوم ہوا کہ وہ ڈبے منزل مقصود پر پہنچ گئے ہیں چوہدری صاحب بھی اترے میں بھی اترا اور چوہدری صاحب نے مجھے ہنس کے کہا کہ دیکھئے رستہ ٹھیک ہی تھا ہم پہنچ ہی گئے ہیں۔ میں نے دل میں کہا کہ رستہ وستہ تو کوئی ٹھیک نہیں تھا۔ یہ تو اللہ تعالےٰ کا کام تھا کہ اس نے اس رستہ کو ہی ریل بنا دیا اور ہم پہنچ گئے۔ ورنہ وہاں تو کھڑے ہونے کی بھی جگہ نہیں تھی لیکن پھر بھی میں نے چوہدری صاحب کی بات کی تردید کرنی مناسب نہیں سمجھی صرف یہ سنکر میں مسکرا دیا۔

یہ رؤیا کراچی کے واقعہ سے کوئی مہینہ بھر پہلے کی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کچھ اس واقعہ کی طرف بھی اشارہ ہے اور بتایا گیا ہے کہ مشکلات آئیں گی اور سخت آئیں گی اور شاید کچھ حصہ ان مشکلات کا اس مخالفت کی وجہ سے ہو گا۔ جو بعض لوگوں کو چوہدری صاحب کی ذات سے ہے۔ اور ہمیں بھی اس میں سے حصہ لینا پڑے گا۔ مگر جب ہم توکل کر کے اور خدا تعالےٰ کی اس مشیت پر صبر کر کے اپنے آپ کو خدا پر چھوڑ دیں گے تو اللہ تعالےٰ ہماری کھڑی گاڑی کو چلا دے گا۔ اور ہم منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔

(۷)

ایک رات خاص طور پر دعاؤں کی آئی۔ رمضان کے کوئی درمیانی عشرہ کی یہ رات تھی غالباً آج سے سات آٹھ دن پہلے میں نے دیکھا کہ مجھ پر وہ کیفیت طاری ہوئی جو کبھی کبھی طاری ہوا کرتی ہے۔ یعنی ساری رات جاگتے اور سوتے دعاؤں میں گذر جاتی ہے۔ کامل ہوش میں تو اپنی مرضی کی دعائیں کی جاتی ہیں لیکن خواب یا نیم خواب کی حالت میں خدا تعالےٰ کی طرف سے زبان پر دعائیں جاری کی جاتی ہیں اور یہ کیفیت قریباً قریباً ساری رات صبح تک جاری رہتی ہے کبھی کبھی آنکھ کھلتی ہے تو اس وقت بھی دعائیں زبان پر ہوتی ہیں۔ جب آنکھ لگ جاتی ہے تو اسوقت بھی وہ دعائیں زبان پر ہوتی ہیں گویا اس رات کی کیفیت لیلۃ القدر کی سی ہوتی ہے۔ جس کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ تنزل الملٰئكة والروح فيها باذن ربهم من كل امرٍ سلام هي حتى مطلع الفجر۔ اس قسم کی رات یہ آئی تھی ساری ہی رات خواب میں بھی اور جاگتے میں بھی قرآن شریف کی کچھ آیات زبان پر رہیں۔ جو جاگتے ہوئے مجھے حفظ نہیں ہیں ان کا ایک حصہ جو یاد رہا ہے یہ تھا کہ

رب انهن اضللن كثيرًا من الناس (سورۂ ابراہیم پ ۱۳ ع ۶ [۱۸])

رات کے گذرنے کے بعد یہ الفاظ تو بار بار مجھے یاد آتے رہے باقی آیتیں میں پڑھتا ضرور رہا ہوں لیکن مجھے یاد نہیں رہیں۔ صبح کے وقت میرا خیال یہ تھا کہ شاید یہ حضرت نوح ؑ کی دعاؤں میں سے ہے۔ مگر جب قرآن شریف کھول کر دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ہے جو آبادیٔ مکہ کے وقت آپ نے مانگیں۔ اسوقت وہ اپنی اولاد کے لئے اور مکہ کے رہنے والوں کے لئے دعائیں کرتے وقت ان کے ایمان کے لئے بھی دعا کرتے ہیں۔ اور ان کے رزق کے لئے بھی دعا کرتے ہیں۔ ایمان کی دعا میں وہ اللہ تعالےٰ سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کو شرک سے بچایا جائے اور بتوں کے اثر سے محفوظ رکھا جائے اور اس تسلسل میں وہ فرماتے ہیں۔

رب اِنّهُنَّ اضللن كثيرًا من الناس

خدایا ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے تو ان کے اثر سے میری اولاد اور مکہ کے رہنے والوں کو بچا۔

دوسری دعا جو بار بار میری زبان پر جاری ہوئی اور جو گویا ساری رات پہلی دعا کے ساتھ مل کر زبان پر جاری ہوتی رہی یعنی کبھی وہ جاری ہو جاتی تھی۔ کبھی یہ۔ وہ یہ تھی کہ

ربّ لا تذرني فردًا وانت خير الوارثين (انبیاء ع ۶ پ ۱۷)

ترجمہ: اے خدا مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے اچھا وارث ہے

یہ دونوں دعائیں جو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے میری زبان پر جاری کی ہیں نہایت مبارک ہیں پہلی دعا میں جماعت کی حفاظت اور ربوہ کی حفاظت کا ایک رنگ میں وعدہ کیا گیا ہے اور اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی نہ کسی رنگ میں اس مرکز کو توحید کے قیام کا ذریعہ بنائے گا۔ اور دوسری دعا میں جماعت کی ترقی کی طرف اشارہ ہے اور دشمنوں کے ظلم سے بچانے کی طرف بھی اشارہ ہے۔

(۸)

میں نے دیکھا کہ قادیان میں ہوں اور ایک چار پائی پر لیٹا ہوا ہوں اور سامنے فرش پر ایک سکھ اور دو تین ہندو بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں ان سے مذاقیہ کہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے تو اردو کو تباہ کرنے کی بہت کوشش کی مگر یہ پنجابی زبان اردو سے اتنی ملتی ہے کہ اس کی وجہ سے آپ اسے مٹا نہیں سکے اس پر سکھ اٹھ کر میرے پلنگ کے پاس آ گیا اور بڑے زور سے کہنے لگا کہ دیکھئے ہم لوگ تو پنجابی

کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ اور اسی طرح اردو کی بھی مدد کر رہے ہیں۔ مگر یہ ہندو مخالفت کر رہے ہیں۔ مگر ہندو بولے نہیں نہیں ہم ایسا نہیں کر رہے۔ مگر میں مذاق کے رنگ میں انہیں طعن کرتا گیا۔ اور اسی میں آنکھ کھل گئی۔

(۹)

دو دن ہوئے۔ میں نے دیکھا۔ کہ عصر کا وقت ہے۔ یکدم مجھے خیال آیا۔ کہ مدینہ ہو آئیں۔ پھر خیال آیا۔ کہ حج بھی کرتے آئیں۔ کیا ہؤا دُہرا حج ہو جائے گا۔ اس خیال کے آنے پر میں نے ام ناصر سے کہا۔ کہ میرا سامان تیار کرو۔ اور ساتھ جانے کے لئے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب عزیزم مرزا حفیظ احمد کو جو میرا بیٹا ہے۔ اور کسی اور بیٹے کو تیار ہونے کو کہا ہے۔ پھر میں نے کہا۔ کہ ناصرہ بیگم جو میری بیٹی ہے۔ اسے بھی بلوالو۔ کہ وہ بھی جاتے ہوئے مجھے مل لے۔ اسباب تیار ہو رہا ہے۔ اور سورج ایک نیزہ اوپر نظر آتا ہے اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہم نے ابھی روانہ ہونا ہے۔ کہ میری آنکھ کھل گئی۔

آنکھ کھلتے وقت میری زبان پر یہ آیت جاری تھی۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔

مجھے یاد نہیں۔ کہ اس سے پہلے کبھی مجھے اپنی وفات کے بارہ میں کوئی اشارہ ہؤا ہو۔ یہ الفاظ یا تو میری عمر کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یا پھر زیارت مدینہ کے خیال کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی طرف کہ فاقول کما قال عبد الصالح فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔

آئینہ کمالات اسلام اور چشمۂ معرفت کے متعلق اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا دونوں کتابوں کی طباعت ابھی تک مکمل نہیں ہوئی۔ مکمل ہونے پر اخبار الفضل میں اعلان کر دیا جائے گا۔ اور جن دوستوں نے رعایتی قیمت سے فائدہ اٹھا کر ان کے نسخے محفوظ کرا لئے ہیں۔ ان کے تیار ہونے پر انہیں ان کی ہدایت کے مطابق بھیج دی جائے گی۔

ان کی طباعت کے مکمل ہونے تک دوسرے دوست بھی رعایتی قیمت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ قیمت پیشگی جمع کرا دیں۔ رعایتی قیمت آئینہ کمالات اسلام کی پانچ روپیہ اور چشمۂ معرفت کی تین روپیہ ہے۔ اصل قیمت دونوں کی دس روپیہ ہوگی۔ (انچارج تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تذکرہ کے متعلق ضروری اعلان

"تذکرہ" یعنی مجموعہ الہامات و کشوف رویائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوبارہ چھپوانے کے لئے تیاری کی جا رہی ہے۔ اس لئے جن دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی ایسا الہام یا کشف یا رویا یاد ہو۔ جو تذکرہ میں درج ہونے سے رہ گیا ہو۔ تو وہ مع ثبوت بھجوا دیں۔ ممنون ہوں گا۔

(انچارج تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص مقصد کے ماتحت جلسہ سالانہ کا اجراء فرمایا تھا۔ اور اسی وجہ سے یہ جلسہ ہر سال مرکز میں ہوتا ہے۔ احباب جماعت کے مشورہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے اخراجات چلانے کے لئے اس امر کی اجازت مرحمت فرمائی ہوئی ہے۔ کہ صدر انجمن ہر فرد سے جس کی کچھ نہ کچھ آمد ہو اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۱۰ فی صدی بطور چندہ جلسہ سالانہ وصول کرے۔ اور گو نظارت بیت المال کی طرف سے اسبارہ میں گاہے بگاہے احباب کو متوجہ بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی نظارت بیت المال کے کارکنان پر یہ اثر ہے کہ ہر فرد اپنے ذمہ کا پورا چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کرتا۔ حالانکہ یہ چندہ بھی اب ویسے ہی فرضی چندہ ہے۔ جیسے چندہ عام یا حصہ آمد۔ بہر حال احباب جماعت کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا التماس ہے کہ وہ اس سال اپنے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کے لئے ابھی سے کوشش کریں بہتر ہو کہ جو رقم ان کے ذمہ آتی ہے۔ ابھی سے ماہ بماہ باقساط ادا کرنے لگ جائیں۔ اس سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ ہر ماہ تھوڑی رقم دینے سے مالی لحاظ سے زیادہ بوجھ محسوس نہیں ہوگا۔

امید ہے۔ مقامی عہدیداران مال اسکے مطابق مقامی حالات کے پیش نظر چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کا انتظام ابھی سے شروع کر دیں گے۔

(نظارت بیت المال)

بقیہ لیڈر

(صہ ۲ سے آگے)

اور دی ہم نے اسے انجیل اور جن لوگوں نے اس کی پیروی کی۔ ان کے دلوں میں ہم نے نرمی اور مہربانی رکھی۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم دعائیہ پیشگوئی ملاحظہ فرمائیے۔ جس میں آپ نے مکہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی دعا مانگی ہے۔ کیا لوگ آپ کی بعثت کا انتظار نہیں کرتے رہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کی تورات میں اور انجیل میں جو پیشگوئیاں موجود ہیں۔ جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔

سورہ صف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

واذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔

ترجمہ:۔ یعنی یاد کرو اس وقت کو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ اے بنی اسرائیل۔ میں تمہاری طرف اللہ تعالےٰ کا رسول ہوں۔ اور ایک نبی کی جو پیشگوئی تورات میں ہے۔ اسکی تصدیق کرتا ہوں۔ اور تم کو ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا۔ اور جس کا نام احمدؐ ہوگا۔

کیا قرآن کریم کی اس شہادت سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ تسلسل نبوت اور انبیا علیہم السلام کی آمد کا انتظار کرنا غیر اسلامی نہیں۔ بلکہ عین اسلامی تصور ہے۔ بلکہ منفرداً اسلامی تصور ہے۔

ہم نے صرف چند مثالیں لی ہیں۔ ورنہ قرآن کریم میں اس شہادت کا جا بجا وجود ملتا ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ دراصل تسلسل نبوت کا تصور ہی اسلام کا بنیادی تصور ہے۔

یہ تو ہؤا تصور کے متعلق۔ اب حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کے متعلق دیکھئے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔

وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بھا واتبعون ط ھٰذا صراط مستقیم (زخرف ع ۶)

اور یقیناً وہ البتہ علم ہے قیامت کے واسطے پس تم اس میں ہرگز شک نہ کرو۔ اور میری پیروی کرو۔ یہ سیدھی راہ ہے۔

یعنی تحقیق وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کا نشان ہیں۔ آپ کے تمام علماء اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کی دلیل نکالتے ہیں۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے آئیں گے۔

ادارہ آفاق۔ ادارہ اسلامیات سے دریافت کر سکتا ہے۔ کہ یہ درست ہے یا نہیں؟

پھر صحیح بخاری کی حدیث ہے:۔

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم ..... امامکم منکم

رسول پاکؐ پیشگوئی فرماتے ہیں۔ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تم مسلمانوں میں نزول فرمائیں گے، تو تمہاری کیا حالت ہوگی؟

پھر الامام المہدی کی آمد کا بھی سب کو انتظار ہے۔ کیا تمام صحابہ کرامؓ۔ ائمۃ الہدیٰ علمائے اسلام جمہور اہل اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور الامام المہدی کی آمد ثانی کے قائل نہیں ہیں۔ اور جمہور اہل اسلام ان کا انتظار نہیں کرتے رہے۔ اور اب تک نہیں کرتے چلے جاتے؟

پھر کیا نبی کا انتظار کرنا غیر اسلامی تصور ہے؟

کیا ایسا مقالہ جس میں نہ صرف اسلام کے بنیادی اصول تسلسل نبوت کی اصولاً تردید و تغلیط کی گئی ہو۔ اور اس کو مجوسی تصور کا نام دیا گیا ہو۔ جس میں مسیحؑ کی آمد ثانی کا کھلا کھلا انکار کیا گیا ہو۔ نہ صرف اپنی تحریر بالا کی موجودگی میں بلکہ علامہ اقبال اتنا محبّ اسلام ہو کر اسلام۔ قرآن کریم حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ صحابہ کرامؓ۔ ائمہ و علمائے اسلام اور جمہور اہل اسلام کی کیا اسی طرح توہین کر سکتا ہے؟

کیا اس اندرونی شہادت سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ یہ مقالہ کسی دشمن اسلام یا زیادہ سے زیادہ کسی کم فہم لعوذنا واقف آدمی کے فکر و غور کا نتیجہ ہے۔ علامہ اقبال جیسے مفکر اسلام کے ہمہ گیر دماغ کا نتیجہ قطعاً نہیں ہو سکتا؟

نوٹ:۔ انشاء اللہ ہم اس مقالہ کی اور بھی بہت سی خامیاں دکھائیں گے۔ جن سے ثابت ہوگا۔ کہ یہ مقالہ علامہ اقبال کا نہیں ہو سکتا۔

مولوی محمد عثمان صاحب کی سیرالیون سے روانگی

مکرم مولوی عثمان صاحب مبلغ سیرالیون نے اپنے ایک حالیہ خط میں اطلاع دی ہے کہ وہ سیرالیون سے روانہ ہو کر پورٹ سوڈان پہنچ چکے ہیں۔ اور اب جہاز کے انتظار میں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ انہیں بخیریت مرکز میں پہنچائے۔

(وکیل التبشیر ربوہ)

یہ پن کن صاحب کا ہے؟

چند دن ہوئے کہ دفتر آبادی ربوہ میں میری میز پر کوئی صاحب اپنا انڈیپنڈنٹ پین بھول گئے ہیں۔ جن صاحب کا ہو نشان بتا کر خاکسار سے حاصل کر سکتے ہیں۔

خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی
کارکن دفتر آبادی ربوہ"

تمام دوستوں کو چاہئے کہ ۲۲ اگست (جمعہ) کو خصوصیت سے دنیا میں امن کے قیام کیلئے دعا کریں

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد)

کیلفورنیا امریکہ سے ڈاکٹر الفرڈ ڈبلیو پالمر ایگزیکٹو سیکرٹری دی انٹرنیشنل مڈلہ پیس ڈے کمیٹی کا خط سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں موصول ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے یہ درخواست کی ہے۔ کہ ۲۲ اگست کو ان کی کمیٹی کی طرف سے "یوم امن" منایا جا رہا ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کے افراد بھی شامل ہو کر اس دن یا اس سے پہلے آنے والے جمعہ کے دن امن کے لئے دعا کریں۔

حضور نے اس پر فرمایا۔ امن کی اپیل خواہ کسی کی طرف سے بھی ہو۔ بہرحال قابل تعریف ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے دعا مانگیں۔ کہ دنیا میں امن کا دور دورہ ہو۔ پس اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے "کہ یہ تحریک کس کی طرف سے ہے" ہم اس تحریک میں شامل ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ تمام دوستوں کو چاہئیے۔ کہ ۲۲ اگست ۱۹۵۲ء جمعہ کے روز خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی موجودہ بے اطمینانی اور بدامنی کی حالت کو دور فرما دے اور لوگوں کو امن اور اطمینان بخشے۔

خصوصیت سے حسب ذیل دعا مانگی جائے۔ یہ دراصل سورۃ فاتحہ کا ترجمہ ہے۔ اس لئے سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے خاص طور پر ان مطالب کو مد نظر رکھا جائے۔

دعا۔ اے خدا ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ایسا راستہ جس پر مختلف اقوام کے چیدہ لوگ جنہوں نے تیری رضامندی کو حاصل کر لیا تھا چلے تھے۔ ہمارے ارادے پاکیزہ ہوں ہماری نیتیں درست ہوں۔ ہمارے خیالات ہر بدی سے پاک ہوں۔ اور ہمارے عمل ہر قسم کی کجی سے منزہ ہوں۔ سچائی اور صداقت کے لئے ہم اپنی ساری خواہشات اور رغبتیں قربان کر دیں۔ ایسا انصاف جس میں رحم ملا ہوا ہو۔ ہمارے حصہ میں آئے۔ اور ہم تیرے ہی فضل سے دنیا میں سچا امن قائم کرنے والے ہو جائیں۔ جس طرح کہ تیرے برگزیدہ بندوں نے دنیا میں امن قائم کیا۔ اور تو ہمیں ایسے تمام کاموں سے محفوظ رکھ۔ جن کی وجہ سے تیری ناراضگی حاصل ہوتی ہے۔ اور تو ہمیں اس بات سے بھی بچا کہ ہم جوش عمل سے اندھے ہو کر ان فرائض کو بھول جائیں۔ جو تیری طرف سے عائد ہوتے ہوں اور ان طریقوں سے بے راہ ہو جائیں۔ جو تیری طرف لے جاتے ہیں"

نوٹ:۔ ۲۲ اگست کے روز مساجد کے امام اپنے خطبات میں "اسلام اور امن عالم" کے متعلق روشنی ڈالیں۔ (نائب وکیل التبشیر ربوہ)

خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہوار جلسہ

لاہور ۲۶ جولائی۔ آج بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہوار جلسہ زیر صدارت مکرم قائد صاحب مجلس منعقد ہوا۔ خدام نے کافی تعداد میں شرکت کی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے گذشتہ تین ماہ کی رپورٹ پڑھی۔ بعد ازاں ملک احسان اللہ صاحب سابق مبلغ افریقہ۔ مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب فاضل مبلغ سلسلہ اور قائد صاحب نے تقاریر کیں۔ اور موجودہ حالات کے مختلف پہلوؤں کو پیش کر کے خدام کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

آخر میں جزیرہ فجی کے ایک مسلمان نوجوان علی رضا محمد صاحب نے فجی کے حالات انگریزی میں بیان کئے۔

دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ (مہتمم)

ایک گمشدہ رسید بک

امیر جماعت احمدیہ دوالمیال ضلع جہلم نے اطلاع دی ہے۔ کہ ان سے ایک رسید بک نمبر 3 2 5 3 جہلم اور للہ دال کے درمیان ضائع ہو گئی ہوئی ہے۔ جس کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی دوست اس رسید پر چندہ ادا نہ کرے اور اگر کسی احمدی دوست کو یہ رسید بک ملے۔ تو نظارت بیت المال کو فوراً واپس کر دے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا:۔ میری امی جان بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں۔ محمد حمید احمد نعیم لاہور

اعلان دار القضاء

مسماۃ امۃ الرحمن صاحبہ زوجہ ڈاکٹر اقبال علی غنی صاحب مرحوم ۱۰۵ اسی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند مذکور وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ایک کنال زمین قطعہ نمبر ۲۳ بلاک واقعہ محلہ دار الرحمت ربوہ ان کے نام منتقل کی جائے لہٰذا اگر کسی صاحب کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم کے اندر دفتر ہذا کو اطلاع دیدے بعد ازاں فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

کیا آپ کے ہاں کوئی خوشی کی تقریب ہے؟ اس تقریب پر مساجد بیرون کی تحریک میں حسب توفیق رقم ادا فرمائیں

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی

بذریعہ اخبار الفضل ماہ فروری ۱۹۵۲ء میں مقابلہ مضمون نویسی کا اعلان کیا گیا تھا۔ چنانچہ اب ذیل میں اس کا نتیجہ شائع کیا جاتا ہے۔

اوّل:۔ محمد سعید صاحب بی۔اے زعیم حلقہ دھرم پورہ ــ لاہور

دوم:۔ محمد طفیل صاحب منیر ربوہ سوم ۔ م۔ الف۔ درد صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور

مکتبہ سلطان القلم ربوہ نے خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے تین کتابیں "تحفتہ" عنایت فرمائی ہیں۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مضمون نگار خدام کو علی الترتیب بطور انعام بھجوائی جائیں گی۔

(خاکسار شبیر احمد مہتمم تبلیغ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ضروری اعلان

جامعہ احمدیہ موسمی تعطیلات کے لئے بند ہو چکا ہے۔ اب ۶ ستمبر ۵۲ء کو جامعہ احمدیہ کھلے گا۔ جو میٹرک پاس طالب علم جامعہ میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ ابھی سے اطلاع دے دیں۔ تاکہ انہیں تعلیمی نصاب سے آگاہ کر دیا جائے گا اور وہ تھوڑی بہت تیاری کر سکیں۔ داخلہ کے لئے تمام امیدوار ۶ ستمبر کو پہنچ جائیں۔ جامعہ احمدیہ میں معیار داخلہ میٹرک ہے۔ ایسے طالب علم چار سال میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر سکتے ہیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

چندہ جلسہ سالانہ اور انسپکٹران بیت المال

چونکہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی رفتار قابل تشویش ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ انسپکٹران بیت المال کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جس جماعت میں معائنہ کے لئے جائیں۔ وہاں خصوصیت سے چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے متعلق سعی بلیغ فرمائیں۔ اور اندریں بارہ جو کارروائی کریں۔ اس سے دفتر ہذا کو بھی اطلاع دیں نہایت ضروری ہے۔ انسپکٹران بیت المال نوٹ کر لیں۔ (نظارت بیت المال)

ملک عبد العزیز صاحب فوری طور پر متوجہ ہوں!

ملک عبد العزیز صاحب ولد ملک شادی خان صاحب ساکن محلہ دھرم سالہ نزد مسجد کبوتراں والی شہر سیالکوٹ کے خلاف ان کی اہلیہ رضیہ بیگم صاحبہ نے ۳۳۱۵/- روپے کا دعویٰ کیا ہے۔ جو میرے پاس بحیثیت قاضی سلسلہ فیصلہ کرنے کے لئے آیا ہوا ہے۔ ملک صاحب موصوف کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ ملک صاحب اگر لاہور میں ہوں تو مجھے مورخہ ۱۱ جولائی بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں ملیں۔ اور اگر لاہور سے باہر سکونت رکھتے ہوں۔ تو فوراً اپنے پتے سے مجھے مطلع فرمائیں (بشارت الرحمن ایم اے تعلیم الاسلام کالج لاہور)

ولادت

(۱) مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر انچارج امریکہ مشن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چوہدری شکر الٰہی صاحب مبلغ امریکہ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور اس کو درازی عمر کے ساتھ خادمہ دین بنائے۔

حضور نے تار موصول ہونے پر بچی کا نام تنویر النساء تجویز فرمایا ہے۔ (نائب وکیل التبشیر)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹ جون کی درمیانی شب کو چوہدری عطاء اللہ صاحب سابق مبلغ فرانس و گولڈ کوسٹ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے حضور نے حمید اللہ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچہ کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین (نور الحق انور)

۳۔ برادرم مکرم میاں محمد اشرف صاحب کراچی کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ نومولود کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُسے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین (خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل)

۴۔ میرے بڑے بھائی مکرم حکیم محمد عبد الصمد صاحب حیدر آباد دکن کو خدا تعالیٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور نے نومولود کا نام مسعود اللطیف تجویز فرمایا ہے۔ جملہ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین

(محمود احمد سعید حیدر آبادی احمد نگر)

مشرقی پاکستان کی انجمن احمدیہ کا پندرہ روزہ سرکلر

اخبار مشرقی پاکستان یکم جولائی ۱۹۵۲ء گذشتہ سرکلر کے بعد آٹھ اشخاص مشرقی پاکستان میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ احباب ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

گذشتہ مئی میں کتاب "احمدیت کا پیغام" کا امتحان لیا گیا تھا۔ نتیجہ مندرجہ ذیل ہے۔ کل نمبر پچاس تھے۔

نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
(۱)	شہید الرحمٰن صاحب (احمدی پاڑہ)	۴۰	(۱۶)	شگفتہ خانم	۲۷
(۲)	مبارک علی صاحب (ڈھاکہ)	۳۹		احمد الرحمٰن صاحب	۲۷
(۳)	غلام احمد خان (چٹاگانگ)	۳۸	(۱۷)	انوار الحق	۲۶
(۴)	زہرہ بیگم (احمدی پاڑہ)	۳۷	(۱۸)	عبدالحمید افراد	۲۵
(۵)	حسین الاسلام	۳۶		سراج الاسلام بھوئیاں	۲۵
(۶)	شاہجہاں لطیف احمدی	۳۶	(۱۹)	اے کے ایم امان اللہ خاں	۲۴
(۷)	علی اکبر خان صاحب	۳۵		مس اے آر ساجدہ بیگم	۲۴
(۸)	محمد یوسف علی صاحب	۳۴	(۲۰)	ٹی اے قادر	۲۳
(۹)	عبدالطاہر صاحب	۳۴	(۲۱)	بی اے ایم ڈی اے ستار	۲۱
(۱۰)	مسز اے کے سعیدہ	۳۳	(۲۲)	بدرالدین احمد صاحب	۲۰
(۱۱)	انور حسین	۳۳		منیر مبشر علی صاحب	۲۰
	محمد عبداللہ خان	۳۳		محمد عبداللطیف	۲۰
	عبدالسلام	۳۲		ایم اے سبحان	۲۰
(۱۲)	انور علی	۳۲	(۲۳)	منیرالدین افراد	۱۸
(۱۳)	محمد اسداللہ صاحب	۳۱	(۲۴)	محمد واثق	۱۷
	محمد عرفان علی صاحب	۳۱		افسرالدین بھوئیاں	
	محمد سلیم اللہ صاحب	۳۱			
(۱۴)	سیدہ بیگم انجمن آراء بیگم	۳۰		منور علی	۱۶
	محمد یونس	۳۰		مس مریم خاتون	۱۶
(۱۵)	روشن آراء بیگم	۲۸			
	نذرالاسلام خان	۲۸		شریف احمد خان چوہدری	۱۶

شہید الرحمٰن اول آئے ہیں۔ خدا کے فضل سے اس دفعہ امیدواروں کی تعداد پہلے سے کچھ زیادہ ہے۔ لیکن ابھی تک تسلی بخش نہیں۔ اگر مستورات زیادہ شامل ہوں تو ان کا امتحان مردوں سے علیحدہ لیا جائیگا۔ اس امتحان میں صرف تین امیدوار ناکام ہوئے۔ تھوڑی سی مزید کوشش کرنے سے وہ کامیاب ہو سکتے تھے۔

گذشتہ سرکلر میں مذکورہ جگہوں کے علاوہ ماہی گنج اور بھاٹ گاؤں میں بھی رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم کے درس کا انتظام تھا ماہی گنج کے درس میں بہت سے دوست شامل ہوتے رہے۔ بھاٹ گاؤں میں ۲۰/۲۲ احمدی نوجوان ہمیشہ درس میں شامل رہے اور دن کے دو بجے سے لے کر چار بجے تک گاؤں کے دوسرے احباب بھی حاضر ہوتے تھے۔

۱۹ رمضان المبارک درس قرآن مجید کے ختم ہونے پر ڈھاکہ دارالتبلیغ میں اجتماعی دعا کی گئی۔ مرد عورتوں کو ملا کر ۷۰ افراد شامل ہوئے۔ دعا کے بعد مقامی مجلس خدام الاحمدیہ نے حاضرین کی افطاری کروائی اسی طرح چٹاگانگ میں بھی ۲۹ رمضان کو درس کے بعد دعا کی گئی۔

عید کی نماز میں مرد عورتیں اور بچوں کو ملا کر ڈھاکہ دارالتبلیغ میں تقریباً دو سو افراد شریک ہوئے چٹاگانگ دارالتبلیغ میں ۶۰ مرد اور ۳۰ عورتیں شامل ہوئیں۔

فطرانہ کی مد میں اس دفعہ ڈھاکہ میں دو صد سے زیادہ روپے وصول ہوئے۔ اس میں سے ۷۵ فیصدی رقم ڈھاکہ سے باہر غریب احمدیوں میں تقسیم کی گئی۔

رمضان کے مہینہ میں چٹاگانگ میں دو۔ نارائن گنج میں ایک ڈھاکہ میں ایک رنگ پور میں دو۔ بوگرہ میں ایک احمدی پاڑہ (برہمن بڑیہ) میں دو۔ کل ۹ افراد اعتکاف میں بیٹھے۔ ان میں سے تین مستورات تھیں۔

امسال پہلی جنوری سے ۳۰ رجون تک پہلے چھ مہینہ میں کل ۹۲ اشخاص مشرقی پاکستان میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں

درخواست ہائے دعا

(۱) قریباً پانچ ماہ ہوئے کہ میرے بڑے لڑکے کے خلاف .... ایک مجسٹریٹ فوجداری کیس بنایا گیا تھا۔ محکمہ نے اسی وقت سے اسے ملازمت سے معطل کیا ہوا ہے۔ اب آکر پولیس نے یہ کیس عدالت میں پیش کیا ہے لہٰذا احباب سے اس کی بریت کے لئے دعا فرمائیں .... (خاکسار قاضی نور محمد خوشنویس ربوہ) ....

(۲) میرے ماموں اور بھائی چوہدری خواج کی رات کے وقت اچانک مکان کی چھت سے گر جانے کی وجہ سے ریڑھ کی ہڈی اور ساتھ ہی پیٹھ پر گولائی کا زخم ہے۔ حالت بہت کمزور اور تشویشناک ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (خاکسار چوہدری فضل احمد احمدی سابق گوردا سپور حال راولپنڈی)

(۳) عاجزہ کی اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ اور اب نہایت ہی کمزور ہو گئی ہے۔ ضعف قلب کے سخت دورے پڑتے ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (ڈاکٹر ایس اے صوفی سرگودھا)

(۴) میری اہلیہ عرصہ ۱½ ماہ سے بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (ظفر اللہ خان بیمہ مجاہد کلاتھ ہاؤس ریل بازار لائل پور) (۵) میرے دادا جان ڈاکٹر ظفر حسن صاحب صوبیدار میجر بڑھاپے کی وجہ سے سخت کمزور ہو گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کو گھٹنے میں درد کی تکلیف بھی ہے۔ احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (ملک منور احمد جاوید مغل پورہ) (۶) میرا بھائی منور احمد سعید ولد میاں احمد صاحب زرگر ولد میاں روشن دین صاحب زرگر اوکاڑہ قادیانی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہے اس کے سر میں ہر طرف ایک ایک انچ ورم ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (سلیم احمد ناصر ربوہ) (۷) آج کل خاکسار مخالفین کی طرف سے تکالیف میں مبتلا ہے مہربانی فرما کر تمام احباب پریشانیوں سے مخلصی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار امیر عالم لیہ ضلع مظفر گڑھ) (۸) بندہ کو بعض نجی اور خانگی معاملات میں پریشانیوں کا سامنا ہے۔ احباب ان مشکلات کے اور میرے بھائی کیپٹن عبدالعزیز صاحب کی اپنی ملازمت میں بحالی کے واسطے دعا فرمائیں (مستری چراغ الدین گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول ضلع گجرات) (۹) میرے دونوں لڑکے سعید الحق و انوار الحق بوجہ خسرہ و پھوڑے نکلنے کے شدید بیمار رہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں نیز خاکسار مرض بواسیر میں مبتلا ہے۔ میری صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔ (محمد عبدالحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ) (۱۰) میری والدہ صاحبہ محترمہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آتی ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (عنایت اللہ خالد کاشمیری گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ا بی۔ٹی روڈ پشاور)

(۱۱) خاکسار کو عرصہ دو ماہ سے دل کی بیماری کی وجہ سے تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (خلیل احمد حق بازار اوکاڑہ)

(۱۲) میرے بھائی مرزا بشیر احمد صاحب کا ۵۲ء کا محکمانہ امتحان ہوا۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میں بیمار رہتا ہوں دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا عبدالمنان راحت گوالمنڈی راولپنڈی)

(۱۳) عزیزی جمیل احمد صاحب انجینئرنگ سکول رسول میں سالانہ امتحان دے رہے ہیں۔ (محمد عبدالرحیم کوئٹہ)

(۱۴) میرے والد چوہدری سردار خان صاحب احمدی کو بخار آتا ہے صحت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نیز مجھ پر مقدمہ قتل کا ہوا ہوا ہے اور اب مقدمہ سیشن کے پاس چلا گیا ہے۔ احباب میری بریت کیلئے دعا فرمائیں (محمد ارشاد اللہ عاجز احمدی مومن بے چیبہ ضلع گوجرانوالہ)

ایک ہینڈ بیگ کی گمشدگی

ملتان سے رانا محمد فیروز الدین جنرل سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں۔ کہ لاہور سے ملتان جاتے ہوئے میرا ہینڈ بیگ گم ہو گیا ہے۔ جس میں بعض ضروری کاغذات متعلقہ انجمن پٹھواریاں اظہار پنجاب و دیگر اشیاء تھیں۔ جن پر میرا مکمل پتہ تحریر ہے اگر کسی صاحب کو ملے تو مندرجہ پتہ پر پہنچا کر کرایہ کے علاوہ مبلغ ۵۰/ روپیہ انعام حاصل کرے۔ ۳۴۰

(احمد حسن پاکستان گھی سٹور اکبری منڈی لاہور ٹیلیفون)

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو حیثیت ہونا چاہیے وہ جہاں کہیں ہو وہاں کے تعلیمیافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ جات روانہ کرے ہم انکو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ لاری سرائے سلطان اور دہلی دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ (چوہدری سردار خان مینیجر جی ٹی بس سروس نزد سرائے سلطان لاہور)

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

اگر چوہدری ظفر اللہ خان "کافر" ہیں تو ہمیں ان جیسے اور بڑے بڑے "کافروں" کی ضرورت ہے

(بقیہ صفحہ اول)

اس نے دہریہ گردانتے ہوئے آپ کو پاکستان کی وزارت خارجہ کا نااہل قرار دیا ہے۔ ذمہ دار حلقے اس فتوے پر بہت ملامت ونفرین کا اظہار کر رہے ہیں "مسلمانوں اور عربوں کے معاملات میں بالعموم اور مصر کے معاملات میں بالخصوص چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اسلامی مفادات کے تحفظ کی خاطر ہمیشہ ہی جس دلیری سے کام لیا ہے، اسے ذمہ دار حلقوں نے احسان مندی کا اظہار کرتے ہوئے اسے خوب سراہا ہے"

"یہ حلقے خاص طور پر برہمی اور غیظ و غضب کا اظہار کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کی نگاہ میں مفتی کی اس رائے نے بہت غضب ڈھایا۔ اس نے ایک مسلم مملکت کو جس کے ساتھ مصر کے دوستانہ تعلقات قائم ہیں، ایسے وقت میں نقصان پہونچانے کی کوشش کی ہے۔ جبکہ اس نے دولت مشترکہ کی رکنیت کے باوجود شاہ مصر کو سوڈان کا بادشاہ تسلیم کر لیا ہے"

احمد خشابہ پاشا نے اعلان کیا ہے کہ مجھے اس فتوے سے سخت رنج پہونچا ہے۔ کیونکہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے مسلم اور عرب دنیا کی بالعموم اور مصر کی بالخصوص بہت خدمت سرانجام دی ہے خشابہ پاشا نے مصر کے معاملات میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اس تائید وحمایت کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو موصوف نے اقوام متحدہ کے مختلف اجلاسوں میں ہمیشہ روا رکھی۔ اور بالخصوص سلامتی کونسل کی نشست حاصل کرنے میں آپ نے مصر کو بے حد تقویت پہونچائی خشابہ پاشا نے اپنے بیان کے آخر میں فرمایا:۔

"میں اس عظیم شخصیت کا بے حد ممنون احسان ہوں کیونکہ اس نے میرے ملک کی بیحد خدمت سرانجام دی ہے۔ اور مجھے انتہائی افسوس ہے کہ ایسا فتوے دیا بھی گیا ہے، تو ایسی نمایاں اور بلند ہستی کے خلاف"

"المصری"

وفد پارٹی کے مشہور اخبار "المصری" نے ۲۶ جولائی کے پرچہ میں ایک زوردار مقالہ افتتاحیہ سپرد قلم کیا جس کا عنوان تھا۔

"اے "کافر" خدا تیرے نام کی عزت بلند کرے"

اس نے لکھا:۔

"ہماری مسلمان مملکت پاکستان نے "شاہ سوڈان" کی حیثیت سے شاہ فاروق کے نئے خطاب کو تسلیم کیا۔

پاکستان نے یہ لقب برطانوی تاج وتخت کے دولت مشترکہ کا رکن ہونے کے باوجود تسلیم کیا شاہ فاروق کو سوڈان کا بادشاہ تسلیم کرنا ایک جرأت مندانہ اقدام تھا۔ اور اس کے لئے ہم چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی مساعی جمیلہ کے ممنون احسان ہیں یہ ہم پر ایک نئی کرم فرمائی تھی۔ یہ ہماری دلجوئی اور ہمارے ساتھ ہمدردی کا ایک نیا اظہار تھا۔ ہمیں احسان مندی کے جذبات کے ساتھ اس کا اعتراف کرنا چاہیئے تھا۔۔۔ بالکل خلاف توقع اور اچانک ہمیں معلوم ہوا کہ مفتی مصر نے اسی ظفر اللہ خان کو ایک بے دین اور ایک "غیر مقلد" فرقہ کا رکن قرار دے دیا ہے،

ہمیں رحم آتا ہے کہ اس فتوے کی موجودگی میں ہمارے سفیر مقیم کراچی عبدالوہاب عزام بے کی کیا حالت ہوگی۔ جو اس ملک میں "شاہ مصر وسوڈان" کا نمائندہ ہے۔ اور اس ملک نے برطانوی تاج سے وابستہ ہونے کے باوجود ہمارے بادشاہ کا نیا لقب تسلیم بھی کر لیا ہے۔

ہاں ہاں! ہمیں ترس آتا ہے اپنے وزیر خارجہ عبدالخالق حسونہ پاشا پر جسے اپنے عہدے کی وجہ سے ہمارے ملک اور ہمارے قومی مطالبات کے بارے میں پاکستان کے موقف کا بخوبی علم ہے اور جسے اچھی طرح معلوم ہے کہ جہاں تک ہماری امنگوں اور ہمارے قومی مطالبات کا تعلق ہے۔ ان کے بارے میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے کیا جذبات ہیں

ہمیں ترس آتا ہے اپنے سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر محمد صلاح الدین پاشا پر بھی کہ جس نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا اعتماد حاصل کیا۔ اور اقوام متحدہ میں ان کی امداد وحمایت سے فائدہ اٹھایا۔

اسی طرح ہمیں رحم آتا ہے محمد علی علوبہ پاشا پر احمد خشابہ پاشا دیگر سیاسیین اور دنیائے اسلام کے مقتدر مدبرین پر جو چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو جانتے ہیں اور مصر فلسطین تونس اور دیگر مسلمان و عرب ملکوں کے مفاد کی خاطر آپ نے جو دوڑ دھوپ کی ہے وہ اس سے بخوبی واقف ہیں۔ یہ سب مدبرین کیا سوچتے ہوں گے!

ہمیں رحم آتا ہے ان سب پر اور پھر خود مفتی پر۔ اس نے صفائی کا موقعہ دیئے بغیر خواہ مخواہ ایک شخص کو مجرم قرار دے دیا۔ اور اس پر بے دینی کا الزام لگا ڈالا۔

خدا کی پناہ! خدا کی پناہ

"ظفر اللہ خان ہماری ہمدردی کے محتاج نہیں ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ اب بھی اسلامی مفادات کی حفاظت کی خاطر اسی طرح سینہ سپر رہیں گے۔ اور مصر کے ساتھ اپنی دوستی کا دم بھرتے رہیں گے۔ مفتی نے ظفر اللہ کو کافر بے دین قرار دیا ہے۔ آؤ ہم سب ملکر چوہدری محمد ظفر اللہ خان پر سلام بھیجیں۔ کیونکہ ہمیں ان جیسے اور بڑے بڑے "کافروں" کی ضرورت ہے۔

بالآخر ہم پوچھتے ہیں کہ حکومت مصر اس بارے میں کیا کرنا چاہتی ہے؟ ایسی حالت میں اس پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ اس سلسلہ میں وہ کیا بیان جاری کرے گی؟ اور کہ آئندہ اسے کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ محض چند احمقانہ الفاظ کی وجہ سے جو کوئی عاقبت نااندیش سوچے سمجھے بغیر زبان سے نکال دے۔ اپنے معدودے چند دوستوں کی رفاقت سے ہی ہاتھ نہ دھو بیٹھے۔

"الندا‏ء"

سب سے زیادہ چبھنے والا اور غیرت دلانے والا تبصرہ اخبار "الندا‏ء" کا تھا۔ جس نے مفتی سے کہا کہ وہ دوسرے ملکوں میں کافروں کی نشاندہی سے پہلے خود مصر کے اپنے کافروں کی خبر لے چنانچہ اخبار مذکور نے لکھا:۔

کیا ہمارے "عالی مرتبت" مفتی صاحب کے لئے یہ بہتر نہ ہوگا۔ کہ وہ ذرا مصر کے اپنے معاملات اور خود اپنے آپ میں دلچسپی لیں؟ "عالی مرتبت" مصر میں مفتی اسلام کہلاتے ہیں دستوری لحاظ سے مصر ایک ایسا ملک ہے۔ جس میں اسلام کو سرکاری دین کی حیثیت حاصل ہے اس کے باوجود مفتی صاحب کو جو تنخواہ ملتی ہے اس کا کثیر حصہ حکومت ناچ گھروں اور شراب کی دوکانوں سے ٹیکس کی صورت میں وصول کرتی ہے اور ان ناچ گھروں کا کام کیا ہے؟ ان کا کام ہے کہ وہ زنا کرنے والوں کے لئے ماحول تیار کریں۔ اور پھر معلوم ہے کہ ان زنا کا ارتکاب کرنے والوں کو اس مصر میں (شرعی حد کے مطابق) سنگسار بھی نہیں کیا جاتا۔ مفتی مصر کو اپنی اس تنخواہ کی پائی پائی سے دست بردار ہو جانا چاہیئے۔ جو تھرکتی ہوئی ٹانگوں اور لہراتے ہوئے جسموں کے ذریعے وصول کی جاتی ہے۔ مفتی کو پہلے ان چیزوں کے خلاف آواز اٹھانی چاہیئے نہ کہ وہ بغیر کسی وجہ کے دنیا کو ہمارے خلاف کرتا پھرے۔

مذکورہ بالا بیانات اور تبصروں کے علاوہ مفتی پر پبلک اور پرائیویٹ مجلسوں میں بھی بہت لعنت ملامت کی گئی ہے۔ یہاں لوگوں کو یقین ہے۔ کہ مفتی کو جس کی افغانستان کے نئے سفیر کے ساتھ بہت گاڑھی چھن رہی ہے پاکستان کے دشمنوں نے کسی نہ کسی طرح اکسا کر اس طریق سے پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔

ہمسایہ عرب ممالک میں بھی مفتی کے اس فعل کو ہدف ملامت بنایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر بیروت کا ایک اخبار لکھتا ہے

"ظفر اللہ خان ایک "کافر" ہے لیکن وہ اسلام پر عمل کرتا ہے برخلاف اس کے مفتی مصر لوگوں کو اسلام کی تعلیم دیتا ہے اور خود اس پر عمل نہیں کرتا"۔

(روزنامہ ڈان کراچی مورخہ ۶ جولائی ۱۹۵۲ء)

بیروت کے اس اخبار کا مفصل تبصرہ معہ دیگر اہم اقتباسات کے کل کی اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴